روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 27 جنوری 2011ء 22 صفر 1432 ہجری 27 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 23

طیب رزق کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اے میرے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ مایقال بعد التسلیم حدیث نمبر915)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد13 صفحہ 291-292)

تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے۔ (ملفوظات جلد 5صفحہ505)

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ (ملفوظات جلد1صفحہ215)

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ (ملفوظات جلد3صفحہ 361)

صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہوجاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہوجاتے ہیں اور پھر بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے۔ (الحکم 24 فروری 1901 صفحہ 2 کالم نمبر1)

دولت منداور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات جلد1صفحہ 367)

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ (ملفوظات جلد 1صفحہ 466)

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ61)

اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیز کیں نہیں ہیں۔

(اربعین نمبر3روحانی خزائن جلد17صفحہ428)

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔

(الحکم 17جنوری 1905ء صفحہ 3کالم نمبر2)

خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہوجاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ596)

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19صفحہ12)

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19صفحہ 12)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

یتامیٰ فنڈ میں ضرور حصہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات اور خطابات میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بہت تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت اور مالی معاونت کے لئے تمام احباب جماعت کو یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یتامیٰ کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

مشعل راہ

جو تواضع کرتا ہے خدا اسے بلند مقام دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ایک خادم ہے جو غلط کام کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 90 مطبوعہ بیروت)

جو اپنے ملازمین پہ بلاوجہ سختیاں کرتے ہیں ان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے۔ جو اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک نہیں کرتے ان کو بھی اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔

ایک اور روایت حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے زیادہ آنحضرت ﷺ کا کوئی دوست، ساتھی اور رفیق نہیں تھا۔ ہجرت کے دوران بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کا ساتھ دیا اور آپؐ کے ساتھ رہے اور قربانیاں کیں۔ آنحضرت ﷺ آپؓ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، ایمان بھی لائے تو بغیر کسی دلیل کے، تو ان سب باتوں کے باوجود کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت تعلق اور پیار تھا اور آپؐ خلق عظیم پر قائم تھے اس لئے اپنے قریبیوں سے بھی اعلیٰ اخلاق کی توقع کرتے تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابو بکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہنا شروع کیا حضورؐ اس کی باتیں سن کر تعجب کے ساتھ مسکرا رہے تھے، جب اس شخص نے بہت کچھ کہہ لیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کی ایک آدھ بات کا جواب دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور آپ مجلس سے تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ آپ کی موجودگی میں مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے مسکرا رہے تھے لیکن جب میں نے جواب دیا تو آپ غصے ہو گئے اس پر آپ نے فرمایا وہ گالی دے رہا تھا تم خاموش تھے تو خدا کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا لیکن جب تم نے اس کو الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ (مشکوٰۃ۔ ابوہریرہ)

اور جب شیطان آ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں بیٹھنے کا کوئی مطلب نہیں تھا۔ یہ ہیں وہ معیار جو آپؐ نے اپنے صحابہؓ میں پیدا کئے اور پیدا کرنے کی کوشش کی اور یہی ہیں وہ معیار جن کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

(الفضل 27/اپریل 2004ء)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کمالات نبوت جس قدر تھے سب کے تم خاتم
تمہیں احمدؐ محمدؐ مصطفیٰ و مجتبیٰ تم ہو

گمان و وہم سے بالا مقام و مرتبہ تیرا
شہ کونین ہو محبوب ربِ کبریا تم ہو

تیرے ہی نور کا پَر تو ہیں یہ مہر و مہ و انجم
تجھی سے روشنی ہر سُو کہ عالم کی ضیا تم ہو

بیان آب و گل آدم تھا جب مرقوم یہ پایا
بنائے عالمیں تم سے ہے ان کا مدعا تم ہو

خدا اترا زمیں پر میرے پیارے تیری صورت میں
صفات رب محسن کے لئے بس آئینہ تم ہو

ہوا تجھ سے ہی قائم شرفِ انساں فخرِ دو عالم
مقامِ آدمیت سے فقط اک آشنا تم ہو

غلاموں عورتوں بچوں یتیموں کے تمہیں والی
ہر اک مظلوم طبقہ کا مری جاں آسرا تم ہو

ہوئے قاصر زمین و آسماں جس کے اٹھانے سے
اٹھایا تم نے وہ بار امانت با وفا تم ہو

تیرا ہر قول ہر اک فعل ہے تفسیر قرآنی
حقیقت میں مجسم قول رب کبریا تم ہو

ا۔ر۔بدر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمود احمد ملک صاحب

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت اور اختتامی خطاب

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سہ روزہ سالانہ اجتماع یکم تا 3/اکتوبر 2010ءکو اسلام آباد میں خداتعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔امسال بھی لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی ایام میں اسلام آباد میں ہی منعقد کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دونوں اجتماعات ایک ہی مقام پر منعقد کرنے کے حوالے سے پہلا تجربہ گزشتہ سال کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے کامیاب رہا تھا اور برطانیہ کے دُور دراز علاقوں سے آنے والی فیملیوں کیلئے بہت آسانی ہوگئی تھی۔ چنانچہ امسال بھی یہ سلسلہ جاری رکھا گیا۔

انصاراللہ کے اجتماع کے حوالے سے کئی ماہ پہلے عملی کام کا آغاز کردیا گیا تھا اور ایک اجتماع کمیٹی مکرم مرزا عبدالرشید صاحب کی سرکردگی میں مختلف امور سرانجام دینے کے لئے سرگرم عمل ہوچکی تھی۔

اجتماع کا پہلا دن

حسب پروگرام مجلس انصاراللہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد یکم اکتوبر 2010ءکو کیا گیا تھا جس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز قریباً گیارہ بجے صبح محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔عہد دہرانے اور دعا کرنے کے بعد محترم صدر صاحب نے افتتاحی خطاب میں گزشتہ سال کے اہم امور کا ذکر کیا اور آئندہ پیش آمدہ معاملات کے حوالے سے حاضرین کی راہنمائی کی۔اس کے بعد مجلس شوریٰ کے لئے منتخب ہونے والی تجاویز پر غور کے لئے دو سب کمیٹیوں جن کا تعلق تربیت اور مال کے شعبہ جات سے تھا، کے اجلاسات بعد ازاں شروع کردیئے گئے۔ وقفہ میں اراکین مجلس شوریٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا اور اسلام آباد میں جمعہ کی تقریب میں شرکت کی جس میں عصر کی نماز بھی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کرکے پڑھی گئی۔ کھانے کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات جاری رہے۔ جس کے بعد مجلس شوریٰ کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ اس اجلاس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹس پر غور کرنے اور مختصر بحث کرنے کے بعد سفارشات کو حتمی شکل دیدی گئی۔

یکم اکتوبر 2010ءکی شام قریباً سات بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماع کے پہلے اجلاس کے آغاز سے قبل لوائے انصار اللہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے لوائے انصاراللہ جبکہ محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے لوائے برطانیہ لہرایا۔ دعا کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم امیر صاحب برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم ، عہد اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں برطانیہ میں ہونے والی جماعتی ترقیات کا ذکر کیا۔

اس کے بعد ’’ذکر حبیب‘‘ کے عنوان سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے تقریر میں حضرت مسیح موعود کی یورپ میں دعوت الی اللہ کیلئے تڑپ اور اس کے لئے کی جانے والی کوششوں کو تفصیل سے بیان کیا۔اس تقریر کا انگریزی خلاصہ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خانصاحب نے پیش کیا جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں ’’باربی کیو‘‘ سے لطف اندوز ہونے کے بعد اجتماع کا پہلا روز بخیروخوبی اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کا دوسرا دن

ہفتہ 2/اکتوبر 2010ءکو صبح پانچ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک نے درس قرآن کریم دیا جس میں حضرت مسیح موعود کی تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے حوالے سے انسانی عمر کے مختلف مدارج پر روشنی ڈالی۔

آج کا پہلا اجلاس صبح قریباً دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس میں علمی مقابلہ جات تلاوت، نظم اور فی البدیہہ تقریر منعقد ہوئے۔ اسی دوران میدان عمل میں والی بال، گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنا نیز آرم ریسلنگ کے ابتدائی مقابلہ جات کا انعقاد بھی ہوا۔قبل از دوپہر علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچ گئے جس کے بعد دوسرا اجلاس بعنوان ’’تربیت اولاد‘‘ منعقد ہوا۔

تربیتی اجلاس کا آغاز دوپہر ایک بجے مکرم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا پہلی تقریر مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب کی اردو زبان میں تھی جس میں انہوں نے نکاح کے موقع پر تقویٰ کی اہمیت اور رشتہ کے پس منظر میں قول سدید کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر میں مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے انگریزی زبان میں رشتوں کے ٹوٹنے کی وجوہات بیان کیں۔تیسری تقریر میں محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ ضرورت ہے کہ ہم اپنی نسلوں کی تربیت کے حوالے سے اپنے فرض کو پہچانیں اور اپنے بچوں کے دوست، ناصح اور حقیقی سرپرست بن کر دکھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی اور وقفۂ طعام کے بعد تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس اجلاس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے بتایا کہ جماعت پر آنے والے مختلف ابتلاؤں اور اُن کے نتیجے میں ہونے والے افضال الٰہی کا تذکرہ ہوگا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی تھی۔آپ نے آنحضرت ﷺ کی بابرکت زندگی میں دشمنان اسلام کی طرف سے دیئے جانے والے مصائب اور مسلمانوں کے صبر کے واقعات کو نہایت تفصیل سے اور بہت پُراثر انداز میں بیان کیا آپ کی تقریر کے بعد مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مصلح موعود کا کلام

’’دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کرسنائی۔

دوسری تقریر مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ کی تھی۔آپ نے حضرت مسیح موعود کے خلاف مخالفین کے ناپاک منصوبوں کو تفصیل سے بیان کیا۔

تیسری تقریر مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی انگریزی زبان میں تھی۔آپ کا موضوع 1953ءمیں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا بیان تھا۔اس تقریر کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن جلیل صاحب نے 1974ءکے حوالہ سے کہی جانے والی اپنی ایک نظم پیش کی جس کا پہلا شعر ہے:۔

تمام شہر میں اِک حشر سا بپا دیکھا
گلی گلی میں روا ظلم ناروا دیکھا

اگلی تقریر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کی تھی جو 1974ءمیں احمدیت کے خلاف اٹھنے والے فتنہ کے عینی شاہد بھی تھے۔آپ نے اِس فتنہ کے پس منظر پر روشنی ڈالی ۔ اس تقریر کے بعد مکرم مجاہد جاوید صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی درج ذیل نظم اپنی خوبصورت آواز میں پیش کی:۔

عرفان کی بارش ہوتی تھی جب روز ہمارے ربوہ میں
اے کاش کہ جلدی لَوٹ آئیں وہ دن وہ نظارے ربوہ میں

اس اجلاس کی اگلی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن و مربی انچارج یوکے کی انگریزی میں تھی جس کا موضوع 1984ءمیں خلیفہ وقت کی ہجرت اور اُس کے ثمرات تھا۔ قریباً اسی وقت لجنہ مارکی میں کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے بھی یہ پروگرام دکھانا شروع کردیا گیا۔محترم امام صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چودھری منصور احمد صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی یہ نظم خوش الحانی سے پیش کی:۔

جو الٰہی جماعت کی تقدیر ہیں
ہم پہ بھی تو وہی ابتلا آگئے

اس کے بعد مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے نے اپنی انگریزی تقریر میں سانحہ لاہور کے بعد کے حالات بطور عینی شاہد بیان کئے۔آپ نے شہدائے لاہور کے حوالے سے مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی ایک نظم بھی پڑھ کر سنائی اور ایک ویڈیو فلم کے ذریعہ احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور احمدیوں کے جرأتمندانہ ردّعمل کی تصویرکشی بھی کی۔

اِس اجلاس کے آخری مقرر مکرم لطف الرحمٰن صاحب تھے جو احمدیہ بیت الذکر ماڈل ٹاؤن میں کھیلی جانے والی دہشت گردی کے عینی شاہد تھے۔ آپ نے وہاں کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سٹیج ڈیزائن کا پس منظر بھی شہدائے احمدیت کو خراج عقیدت پیش کرنا ہی تھا۔ چنانچہ دارالذکر لاہور کے عکس کے ساتھ قرآن کریم کی جو آیت (سورۃ الاحزاب آیت 24) دی گئی ہے اُس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔آیت کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔اس کا اردو ترجمہ یہ ہے: ’’مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے پورا کردکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کردیا اور اُن میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کررہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزعمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی‘‘۔ بینر کے بائیں جانب ایک نظم کے چند اشعار بھی تحریر تھے۔ پہلا شعر یوں ہے:۔

گلشن احمد کو مہکاتی ہے خوشبوئے شہید
اٹھ رہی ہے رشک سے ہر اک نظر سوئے شہید

اس نہایت ایمان افروز اجلاس کا اختتام مکرم صدر صاحب مجلس اور محترم امیر صاحب کے مختصر خطابات سے ہوا۔جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر کھانا پیش کیا گیا۔

اجتماع کا تیسرا دن

مورخہ 3/اکتوبر 200ءکو صبح پانچ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ظہیر احمد خان صاحب استاذ الجامعہ نے درس حدیث دیا۔

قریباً دس بجے آج پہلا اجلاس مکرم فاتح الحق صاحب ریجنل ناظم نارتھ ایسٹ کی زیرنگرانی شروع ہوا جس میں تقریر اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ اس کے بعد وصیت فورم منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ نے کی۔

تلاوت قران کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان وصیت مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن کی تھی۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب استاذ الجامعہ کی تھی۔

لجنہ سے حضور کا اختتامی خطاب

اس کے بعد لجنہ مارکی سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کو براہ راست انصار مارکی میں بھی سنایا گیا اور کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ دکھایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی کامیابیوں کو دیکھ کر کفار نے آپؐ کے خلاف منصوبہ بندی شروع کردی کہ کس طرح آپؐ کو روکا جاسکتا ہے۔ کفار نے آپؐ کے ماننے والوں پر ظلم و تعدّی کی انتہا کردی اور نہ کوئی مسلمان مرد اور نہ کوئی عورت، اُن کے ہاتھوں محفوظ رہا۔ چنانچہ وہ بھی ایک عورت تھی جس کی ٹانگوں کو مخالف سمت بھاگنے والے اونٹوں کے ساتھ باندھ کر اُس کے جسم کو چیر دیا گیا لیکن اُس عورت نے اپنے خدا سے بے وفائی نہیں کی۔ پھر حضرت یاسرؓ کے سارے خاندان کو ظلم کو نشانہ بنایا گیا اور ایک روز جب آنحضور ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا جہاں اِس خاندان کو باندھ کر ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: اے آل یاسر! صبر کرو، اللہ نے تمہارے لئے جنت میں مکان تعمیر کیا ہے۔ اِس ظلم کے نتیجہ میں حضرت یاسرؓ شہید ہو گئے اور حضرت سمیّہؓ نیم بیہوش ہوگئیں کہ ابوجہل نے نیزہ مار کر اُنہیں شہید کردیا۔ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اُن کی یہ قربانی نہایت آب و تاب سے چمک رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت فطرتاً کمزور ہوتی ہے لیکن اسلام نے وہ عورت پیدا کی ہے جو ہمیشہ اسلام کی خاطر قربانیاں دیتی رہی ہے۔ چنانچہ شعب ابی طالب میں بھی قربانیوں کا ایک سلسلہ جاری ہوا۔ عورتیں اپنے بچوں کی حالت کو دیکھ کر غمزدہ ضرور تھیں لیکن وہاں ثبات قدم اور استقامت کے پیکر مرد تھے تو عورتیں بھی تھیں۔ پھر جب مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی تو وہاں بھی دشمنان اسلام نے مسلمانوں کا پیچھا کیا اور فوج کشی کی۔ تب مسلمانوں کو بھی ظلم کا جواب دینے کی اجازت دی گئی اور آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدینہ پر حملہ کرنے والوں کے خلاف صف آرائی کی۔ پہلی جنگ بدر کے میدان میں لڑی گئی۔ ان جنگوں میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا اور جو فرائض انجام دیئے اُن میں مسلمان فوجیوں کو پانی پلانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، میدان جہاد سے شہداء اور زخمیوں کو اٹھا کر لانا، فوجیوں کو تیر اٹھا کر دینا۔ اور ایک واقعہ میں مردوں کی طرح عورتوں نے تلوار بھی چلائی۔ شہیدوں کے لئے قبریں کھودنے اور اپنے فوجیوں کو دینی غیرت دلا کر لڑنے پر ابھارنے کا کام بھی سرانجام دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اسلام میں عورت کا ایک مقام ہے۔ صحابیات نے اپنے ماحول کے مطابق قائم نظام جماعت کو مشورے بھی دیئے، علمی کارنامے بھی سرانجام دیئے، بچوں کی عمدہ تربیت بھی کی۔ پس صرف جنگی اور جاہلانہ مزاج کی وجہ سے وہ نڈر نہیں تھیں بلکہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے انہوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد قلم کا جہاد جاری کیا گیا ہے تو پھر الیکٹرانک میڈیا بھی ہے جس کے ذریعے دین حق قرآن اور خدا تعالیٰ کی ذات پر حملے کئے جاتے ہیں۔ ان حملوں کو پسپا کرنے کے لئے مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی اپنی طاقتیں صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ انٹرنیٹ کا استعمال صرف تفریح کی خاطر نہ ہو بلکہ اب دشمن کے ہر حملے کو پاش پاش کرنے کا وقت ہے۔ جماعتی نظام کے لئے بچیاں خود کو پیش کریں۔

حضرت امّ عمارہؓ مدینہ کی اُن دو ابتدائی عورتوں میں شامل تھیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوکر بیعت کرکے واپس آئیں۔ آپ نے غزوہ احد میں پانی پلانے اور مرہم پٹی کرنے کے علاوہ تلوار کے جوہر بھی دکھائے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں جدھر بھی دیکھتا تھا، امّ عمارہؓ کو مَیں مسلسل لڑتا ہوا پاتا تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ غزوہ احد میں ایک ایسا نازک وقت بھی آیا جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا۔ تو مَیں اپنے خاندان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دفاع کے لئے کھڑی ہوگئی۔ آپؓ کے بیٹے کا بیان ہے کہ والدہ کے جسم پر بارہ زخم آئے اور کندھے پر ایسا زخم آیا جس کا ایک سال تک علاج ہوتا رہا۔ لڑائی کے دوران آنحضور ﷺ نے اِس خاندان کو فرمایا کہ تمہارا سارا خاندان عظیم ہے۔ پھر دعا کی کہ اے اللہ اِن کو جنت میں میرا ساتھ عطا فرما۔ لڑائی کے دوران ایک بار جب آپؓ بیہوش ہوئیں تو ہوش میں آکر پہلا سوال یہی کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ آپؓ کئی لڑائیوں میں شامل ہوئیں۔ فتح مکہ، صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کے موقع پر بھی موجود تھیں۔ ان کے ایک بیٹے کو سفیر بنا کر مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا گیا تو اُس نے اُنہیں ستون سے باندھ کر ایک ایک عضو کاٹ کر شہید کردیا۔ اس خبر پر امّ عمارہؓ نے کمال صبر کیا۔ چنانچہ آپؓ کی قربانیاں دیکھ کر حضرت عمرؓ نے ایک چادر دینے کیلئے اپنی بہو صفیہ پر امّ عمارہ کو ترجیح دی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہمیں ایک نہیں بلکہ ہزاروں امّ عمارہ کی ضرورت ہے۔ آج رسول اللہ ﷺ کی حفاظت جسمانی لحاظ سے تو نہیں لیکن دین حق اور اس کی تعلیم کی حفاظت ضروری ہے۔ واقفات نو اور دیگر بچیاں خود دین سیکھیں اور دین کو پھیلائیں اور اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال دیں۔ (دین حق) پر ہونے والے مخالفین کے سب اعتراضات کے جواب حضرت مسیح موعود نے دے دئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے حضرت امّ سلمہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بھی بیعت رضوان میں شامل تھیں۔ آپ صبر، تحمل، ایمان، توکّل، تقویٰ، خشیت الٰہی، عقل و دانش کی پیکر، فصاحت و بلاغت، بہادر تھیں اور عورتوں میں خطیبۃ النساء کہلاتی تھیں۔ آپؓ نے جنگ یرموک میں نو کفار کو ڈنڈے مار کر ہلاک کردیا تھا۔ آپؓ نے ہی عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضور ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے مردوں کو تو جہاد اور دیگر ذرائع سے خدمت دین کا موقع ملتا ہے لیکن ہم اُن کی اولاد کی پرورش اور مال کی نگرانی وغیرہ کرنے کے باعث کیا ثواب کی مستحق قرار پائیں گی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں وہی اجر ملے گا جو تمہارے مردوں کو ملتا ہے۔ پس آج دینی تعلیم کی طرف توجہ دینا احمدی لڑکیوں اور عورتوں کا فرض ہے۔

امّ ورقہ بنت عبداللہ ایک صالحہ، حافظہ قرآن، عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ رات کا اکثر حصہ تلاوت میں گزارتیں۔ آپؓ نے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ گھر میں رہیں تو بھی شہادت کا درجہ پائیں گی۔ چنانچہ بعد میں آپؓ اپنے غلام اور لونڈی کے ہاتھوں شہید ہوئیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ بنت خطاب اپنے بھائی کے اسلام لانے کا باعث بنیں۔

پس آج (۔) میں شامل عورتوں نے بھی یہی مثالیں قائم کرنی ہیں۔ اس زمانہ میں پہلے سے بڑھ کر اس کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی تنظیم کا مقصد یہی روح پیدا کرنا ہے۔ پاکستان میں سخت حالات سے دین میں مضبوطی پیدا ہوئی ہے۔ باہر والوں کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج پاکستان والی پوچھتی ہیں کہ کیا عورت کی جان مرد سے زیادہ قیمتی ہے؟ اور اس لئے عورتوں کی خواہش ہے کہ اُن کو بھی اجلاسات کرنے کی اجازت دیدی جائے وہ ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن دراصل عقل سے چلنا بھی ضروری ہے۔ عورت کی عزت، اس کے تقدّس کی حفاظت ضروری ہے۔ لیکن جب ضرورت پڑے تو قرون اولیٰ کے نمونوں کو دکھانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے برطانیہ کی لجنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہاں رہنے والے جو آزاد ہیں تو آپ میں سے ہر ایک یہی سمجھے کہ آج (دین حق) کی حفاظت کی ذمہ داری صرف میری ہے اور اس کی خاطر وہ ہر قربانی اور مساعی کے لئے خود کو پیش کرتی چلی جائے۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد انصار مارکی میں وصیت کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی جسے بیحد پسند کیا گیا۔ بعد ازاں محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے مختلف مقابلوں میں دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اس طرح یہ اجلاس بھی اختتام پذیر ہوا اور پھر کھانے کا وقفہ ہوا۔

انصار سے اختتامی خطاب

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ امسال حاضرین کی تعداد 1600 سے زیادہ ہے جو کہ گزشتہ سال 1400 تھی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس اور ریجن کے زعماء کرام نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نیز ایسے انصار اور بچوں کو بھی انعامات حضور انور کے دست مبارک سے حاصل کرنے کی سعادت ملی جنہوں نے انصار میں سے ایک ہزار پاؤنڈ اور بچوں میں سے کم از کم ایک سو پاؤنڈ میراتھن واک کے لئے اکٹھے کرنے کی توفیق پائی تھی۔

اپنے اختتامی خطاب میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کی روایات میں سے انتخاب پیش فرمایا جو رجسٹر روایات رفقاء سے لی گئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان روایات سے نہ صرف حضور کے مقام اور (رفقاء) کی پاک فطرت پر روشنی پڑتی ہے بلکہ اُن کی دین کی حقیقت جاننے کی جستجو کا بھی پتہ چلتا ہے اور یہ بھی کہ پھر کس طرح خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی بھی فرمائی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب کی روایت

حضور انور نے بیان فرمائی کہ لاہور میں حضرت مسیح موعود کا ایک لیکچر ایک مکان میں ہوا تھا۔ مخالفین باہر کھڑے ہو کر لوگوں کو اندر جانے سے روکتے اور مکان کے اندر پتھر بھی پھینکتے۔ مَیں نے دیکھا کہ حضور جب بولتے ہیں تو ٹھہر ٹھہر کر بولتے ہیں اور ران پر بار بار ہاتھ مارتے ہیں جس طرح پہلوان مارتے ہیں۔ اس پر مجھے وسوسہ آیا اور مَیں نے اپنے والد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فوراً ہی ''احوال الآخرۃ'' سے یہ پنجابی شعر پڑھا جس میں آنے والے کے بارہ میں یہ پیشگوئی تھی کہ اُڑ کر بولے اور پٹ پر ہتھ مارے۔ چنانچہ اس چیز نے میرا وسوسہ دُور کر دیا اور مَیں نے بیعت کر لی۔

حضرت میراں بخش صاحب ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں کہ دکان سے گھر کی طرف جاتے وقت مَیں اپنے بھائی غلام رسول سے ملتا تھا جو احمدی ہو چکا تھا اور گھر پہنچ کر سوچتا تھا کہ یہ کورا اَن پڑھ ہے لیکن باتیں لاجواب ہیں۔ وہ مجھے ٹریکٹ بھی دیتا جو مَیں پڑھتا اور آخر دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک کھڑکی میں ایک بزرگ بیٹھے کتاب پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ کتاب دی جو چھوٹی تختی پر چھپی تھی اور کہا کہ یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ مَیں نے کہا کہ اُن کی کتابیں تو بڑی تختی پر چھپتی ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اس بار انہوں نے یہ چھوٹی تختی پر چھاپی ہے۔ اگلے روز ظہر کی نماز پڑھ کر مَیں دکان پر آیا۔ تو دیکھا کہ وہاں ایک شخص بیٹھا ''ازالہ اوہام'' پڑھ رہا تھا۔ غلام رسول نے کہا کہ یہ کتاب اِس کو بھی دو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں یہ کتاب رات کو دیکھ چکا ہوں۔ پھر مَیں نے اسے پڑھا اور بیعت کر لی۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں کہ میری قادیان میں موجودگی میں ایک عیسائی لڑکا آیا جس نے ایک کاغذ پر کچھ سوال لکھ رکھے تھے اور وہ کہنے لگا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو اِن سوالوں کے جواب بغیر سوال کئے دیں گے۔ اُس روز جب حضور سیر کے لئے نکلے تو مَیں اور وہ لڑکا بھی ہمراہ تھے۔ راستہ میں حضور اُس کے سوالات کے جوابات دیتے چلے گئے۔ بعد میں اُس لڑکے نے بیت اقصیٰ میں آ کر اقرار کیا کہ اُس کے سارے سوالات کے جواب مل گئے ہیں۔

ایک روایت میں ایک رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آسمان پر تارے بہت ٹوٹتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام مہدی کی آمد کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد مَیں نے احمدیت قبول کر لی اور مولوی صاحب کو بھی دعوت دی لیکن وہ خاموش ہو گئے۔ مَیں نے پوچھا تو وہ مجھے کہنے لگے کہ بات تو سچی ہے مگر ہم دنیا دار جو ہوئے۔

حضرت میر مہر غلام حسین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ہندوؤں کی بستی میں ایک بوڑھا شخص قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ آپ کو اُس شخص کی جرأت پر حیرت ہوئی۔ جب آپ نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی تو معلوم ہوا کہ یہی وہ شخص ہے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔

ایک رفیق کا بیان ہے کہ مَیں نے سیالکوٹ کے ایک بوڑھے شخص سے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ پہلے تو وہ نورٌ علیٰ نور تھا لیکن اب اس سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔ وہ (رفیق حضرت مسیح موعود) مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور کی تعریف کی کیونکہ حضور کی گواہی پر اُسے اُس ایک مکان کے مالکانہ حقوق مل گئے تھے لیکن احمدیت قبول نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے وہ کہنے لگا کہ وہ شرطیں بہت سخت لگاتا ہے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے صرف حضور کا چہرہ ہی دیکھا تو ایمان لے آئے۔ ع

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک نانبائی کی حضور سے شکایت کی کہ یہ روٹیاں چراتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ ایک روٹی کے لئے دو دفعہ دوزخ میں جاتا ہے، اَور اُس کو کیا سزا دوں؟ نیز فرمایا کہ آپ کو اگر اس سے اچھا ملتا ہے تو لے آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ روایات بیان کرنے والے رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسلوں اور ہم سب کو ایمان و ایقان میں بڑھائے اور حضرت مسیح موعود کے ذریعے جلد غلبہ حق کی مہم کو کامیاب بنائے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کے حوالہ سے اہم بات یہ بھی ہے کہ تینوں روز موسم نہ صرف ابر آلود رہا بلکہ شدید بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے اگرچہ ورزشی مقابلہ جات پر اثر پڑا تاہم احباب نے مکمل نظم و ضبط کے ساتھ علمی اور تربیتی پروگرام سے بھرپور استفادہ کیا اور اللہ کے فضل سے حاضری پر کوئی منفی اثرات بھی مرتب نہیں ہوئے۔

☆......☆......☆

امتی کوئی نہیں

جاوید چودھری اپنے کالم زیرو پوائنٹ میں لکھتے ہیں۔

مجھے نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ سے عشق ہے اور میں اس عشق میں غازی علم دین شہید کی موت مرنا چاہتا ہوں اور حضرت بلالؓ اور حضرت اویس قرنیؒ کی زندگی کا خواستگار ہوں۔ لیکن اس کے باوجود ایک سوال اکثر میرے ذہن میں ابھرتا ہے اور میری رگ و پے جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے، میں اکثر سوچتا ہوں کہ میں عشق رسول ﷺ میں چند سیکنڈ میں جان دینے اور جان لینے پر تیار ہو جاتا ہوں۔ لیکن میں نے آج تک نبی اکرم ﷺ کے کسی فرمان، کسی حکم پر عمل نہیں کیا، میں عاشق ضرور ہوں لیکن میں نبی اکرم ﷺ کا سچا اور کھرا امتی نہیں ہوں، میں شہ رگ تک آپؐ کے عشق سے بھرا ہوا ہوں، آپؐ کے ذکر پر میری آنکھیں بھی چھلک پڑتی ہیں اور میرا دل بھی تڑپ کر سینے کی قید سے آزاد ہونے لگتا ہے۔ لیکن میری زندگی میں نبی اکرم ﷺ کے کسی حکم، کسی قول کی ایک جھلک دکھائی نہیں دیتی، میں اپنے اقوال سے لے کر افعال تک کسی پہلو سے محبوب خدا کا امتی دکھائی نہیں دیتا، میرے رسول ﷺ کی برداشت پر تو ساتوں آسمان قربان ہو جاتے تھے، آپ حرم شریف کے صحن میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور کفار آپ پر اونٹوں کی اوجھڑیاں ڈال دیا کرتے تھے، جس سے آپ کی سانس اکھڑنے لگتی تھی یہاں تک کہ آپؐ کی صاحبزادیاں بے تاب ہو کر گھروں سے دوڑ پڑتی تھیں، حرم شریف پہنچتی تھیں اور روتی جاتی تھیں اور آپؐ کے سر مبارک سے اوجھڑیاں اور آنتیں اتارتی جاتی تھیں اور کفار کعبہ کے سائے میں کھڑے ہو کر قہقہے لگاتے جاتے تھے۔ آپ کو طائف کے لوگوں نے پتھر مارے، خون آپؐ کے سر مبارک سے نکل کر نعلین شریفین میں جم گیا۔ آپؐ نے درخت کے ساتھ ٹیک لگائی، خادم نے نعلین شریفیں اتاریں تو وہ آپؐ کی حالت دیکھ کر آنسو ضبط نہ کر سکا، اس وقت فرشتوں کی برداشت بھی جواب دے گئی، حضرت جبرائیل امینؑ تشریف لائے اور عرض کیا آپ اگر اجازت دیں تو میں طائف کی ساری آبادی کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں، آپؐ نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ''نہیں شائد ان کی آنے والی نسلیں مسلمان ہو جائیں''۔ آپؐ روز اس گلی سے گزرتے تھے اور روز ایک مخصوص وقت پر وہ بوڑھی خاتون گھر بھر کا کوڑا آپؐ کے اوپر گرا دیتی تھی لیکن آپؐ کی جبین نیاز پر کبھی کوئی شکن نہ آئی، آپؐ نے کبھی راستہ تبدیل کیا اور نہ ہی آپؐ نے کبھی اس سلوک پر احتجاج کیا۔ میں آج اس ملک کے تمام علمائے کرام کو چیلنج کرتا ہوں، آیئے گھر سے باہر نکلئے اور زندگی میں صرف دو تین بار اپنے سر پر کوڑا پھینکنے کی اجازت دے دیجئے، میں دیکھتا ہوں آپ کا صبر کہاں تک اپنی بنیادوں پر قائم رہتا ہے، سر پر کوڑا برداشت کرنا اور اس کے بعد مسکرانا بھی تو سنت ہے۔ آپ میں سے کون ہے جو یہ سنت ادا کرنے کے لئے تیار ہے اور آپ نبی اکرم ﷺ کی برداشت ملاحظہ کیجئے فتح مکہ کے وقت آپؐ کے چچا حضرت حمزہ کا قاتل آپؐ کے سامنے پیش ہوا آپؐ حضرت حمزہؓ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اور حضرت حمزہؓ کی شہادت پر آپؐ نے فرمایا تھا کیا اس پورے مدینہ میں حمزہ کو رونے والا کوئی موجود نہیں اور نبی اکرم ﷺ کے یہ لفظ اہل مدینہ کے دل میں تیر کی مانند لگے اور پورے شہر کے منہ سے آہیں ابل پڑیں۔ اس حضرت حمزہؓ کا قاتل آپؐ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ نے مجھے بھی معاف فرما دیا''۔ آپؐ نے فرمایا ''ہاں، میں نے تمہیں بھی معاف کیا لیکن کوشش کرنا تم کبھی میرے سامنے نہ آؤ''۔ میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں میرے اندر وہ صبر اور وہ برداشت نہیں کیوں نہیں جو نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کا حصہ تھی۔

ہم سب نبی اکرم ﷺ کے عاشق ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ کے وہ عاشق کہاں ہیں جو برداشت کو سنت سمجھتے تھے۔ جو بڑے سے بڑے اختلاف کو بھی ہنس کر سہہ جاتے تھے۔ جو انسان کو آخری سانس تک اصلاح کا موقع دیتے تھے۔ ہم اس رسول ﷺ کی طرف کیوں نہیں دیکھتے جنہوں نے منافق اعظم کا جنازہ بھی پڑھایا تھا۔ اسے کرتا مبارک کا کفن بھی عنایت کیا تھا اور جو اس کی مغفرت کے لئے دعا بھی کرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات کے ان پہلوؤں پر عمل کیوں نہیں کرتے جن میں آپؐ مسکراتے دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں آپؐ پودوں سے لے کر اونٹوں تک سے شفقت کرتے ہیں اور جن میں آپؐ کافروں کو آخری سانس تک اصلاح کی گنجائش بھی دیتے ہیں، یہ درست ہے ہمیں عاشق رسول ہونا چاہئے کیونکہ عشق رسول ﷺ کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا لیکن ہمیں عاشق کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کا امتی بھی تو ہونا چاہئے۔ ہماری زندگی میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک قول کی جھلک دکھائی نہیں دیتی، ہم اعمال میں دنیا کی بدترین قوم ہیں، ہماری زندگیوں میں خوف خدا دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی سنت رسول ﷺ لیکن اس کے باوجود ہم عشق رسول ﷺ کے دعوے کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔ ہم سے بڑا ظالم کون ہے؟ ہمارے رسول ﷺ کو اس وقت عاشقوں سے زیادہ امتیوں کی ضرورت ہے اور عالم اسلام میں عاشق تو کروڑوں ہیں لیکن آپؐ کا امتی کوئی نہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 6 جنوری 2011ء)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

28 مئی کو سانحہ دارالذکر میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

مکرم وسیم احمد صاحب کا ذکر خیر

جماعت احمدیہ لاہور کے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ایک خوبصورت و خوب سیرت نوجوان مکرم وسیم احمد صاحب مورخہ 28 مئی 2010ء جمعۃ المبارک کے روز دارالذکر میں عبادت کرتے ہوئے اپنے خون کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر گئے۔ دفتر مال روڈ پر ہونے کی وجہ سے ہمیشہ جمعہ دارالذکر میں ادا کرتے تھے اور وقت سے پہلے جا کر پہلی صف میں بیٹھ جاتے۔ سانحہ کے روز بھی دارالذکر کے مین ہال میں پہلی صف پر بیٹھے تھے جب دہشت گرد اندر آئے تو محترم امیر صاحب کے حکم پر وہیں بیٹھے رہے باقی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے اور درود شریف کا ورد کرتے رہے۔ دہشت گردی کی گولیوں سے شدید زخمی ہوگئے آخر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوگئے۔

آپ نہایت بلند اخلاق، خوش گفتار، بااصول، باحیا عملی طور پر خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے، اپنوں کے غمگسار اور غیروں کے کام آنے والے۔ والدین پر جان نچھاور کرنے والے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن میں ناظم اطفال نہ صرف اپنی اولاد کی تربیت کرنے والے بلکہ حلقہ کے ہر طفل کو نیکی کا سبق دینے والے نے اپنی جان خدا کے دین کے لئے قربان کردی۔ جماعتی عہدے داروں کی دل وجان سے عزت کرنے والے اور اطاعت کرنے والے تھے۔ خدمت کی ایسی لگن تھی۔ کہ وہ مال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیشہ خدمت دین کو سامنے رکھا۔ اکثر کہا کرتے تھے ''خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو''۔

مقابلہ جات کروانے کے لئے اطفال کی تیاری کرواتے اکثر آپ کے زمانے میں اطفال الاحمدیہ نمایاں پوزیشن حاصل کرتے صدر حلقہ ہو یا کوئی اور عہدے دار یا خدام الاحمدیہ کے قائد ہر کسی کی اطاعت کو اپنا فرض خیال کرتے۔ شہادت تک ناظم اطفال کے طور پر تندہی سے کام کر رہے تھے۔ اطفال کے اجلاسات کے لئے ان کے والدین کو بروقت اطلاعیں کرنا۔ اطفال کو بروقت جمع کرنا اور جو طفل سواری نہ ہونے کی وجہ سے نہ آئے اس کو گھر سے لانے کا انتظام کرنا تا کہ کوئی طفل اجلاس کی کارروائی سے محروم نہ ہو۔ بڑی محبت اور شفقت سے اطفال الاحمدیہ اور جماعت کے کاموں کو خوشی خوشی سرانجام دیتے تھے۔ آپ اطفال الاحمدیہ کی تعلیم وتربیت کے لئے بہترین رہنما تھے بلکہ ان کے دوست بن کر ان کی تربیت کرتے تھے۔ آپ کو گھر میں پھول لگانے کا بہت شوق تھا۔ گویا خوبصورت ماحول بہت پسند کرتے تھے۔

آپ کی عمر 38 سال کی تھی آپ مکرم عبدالقدوس صاحب آف پورن نگر سیالکوٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ مکرم وسیم احمد صاحب کا تعلق حضرت میاں نظام دین صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی سے تھا۔ اس طرح ان کا تعلق حضرت بابو قاسم دین صاحب سے بھی تھا۔ اور دوسرے چچا حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہے۔ ایف ایس سی تک تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد Space میں بی ایس ای اور ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس پنجاب یونیورسٹی میں کی اور کچھ عرصہ ہوا۔ دوسری مرتبہ لاہور تشریف لائے اور ایک فرم میں مینیجر کے فرائض ادا کر رہے تھے۔

مکرم وسیم احمد صاحب پانچ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے جس نے رضائے الٰہی کے لئے اپنی جان قربان کردی اور یہ سب کی پیاری والدہ کی تربیت کا بھی اثر تھا۔ خود زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہونے کے باوجود ان کی خواہش تھی کہ میری اولاد بہت زیادہ تعلیم حاصل کرے اور خاندان اور جماعت کا نام روشن کرے۔

مرحوم کی شروع ہی سے خواہش تھی کہ راہ مولیٰ میں قربانی کا موقع مل جائے اور ان کا یہ کہنا تھا۔ جب بھی موقعہ ملا قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کردوں گا۔ چھوٹے بھائیوں کو پھلتا پھولتا دیکھ کر بہت خوش ہوا کرتے تھے بڑے ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت بھی کرتے اور خوش ہوتے ابتدا سے ہی ان کی کوشش تھی۔ کہ اولاد کی تربیت ایسی ہونی چاہئے کہ احمدیت کی محبت ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر جائے اطاعت کا نمونہ ایسے طور پر ان میں منتقل ہو جائے کہ ہر اچھا وصف کمال طریق پر ان کی اولاد میں نمایاں ہو۔ جس دن یہ سانحہ پیش آیا۔ وہ درود شریف پڑھ رہے تھے۔

آپ کو قرآن کریم سے محبت بھی تھی۔ اس طرح خلافت سے بھی دل وجان سے محبت رکھتے تھے چندہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے خاکسار نے دونوں میاں بیوی کی وصیت کروائی۔ وصیت کا کا چندہ با قاعدہ ادا کرتے تھے اپنے بجٹ سے بڑھ کر ہی چندہ ادا کرتے۔ اور شکر بھی کرتے کہ اس نے توفیق دی۔ 28 مئی کو ہی ان کے لواحقین ان کی میت کو ان کی اہلیہ محترمہ رابعہ وسیم صاحبہ اور دونوں بیٹوں کے ہمراہ اپنے آبائی شہر سیالکوٹ لے گئے اور 29 مئی 2010ء کی صبح سیالکوٹ میں جنازہ پڑھایا۔ جس میں سیالکوٹ کی ساری جماعت شامل ہوئی اور پھر میت ربوہ لے گئے اور وہاں پر نماز جنازہ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ 9 جولائی 2010ء خطبہ جمعہ میں حضور نے مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور دعائیں کیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب کو ایک خط میں تحریر فرمایا

آپ کا خط مورخہ 31 مئی 2010ء کو موصول ہوا۔ جس میں آپ نے بیت النور اور دارالذکر لاہور کے انتہائی دردناک واقعات پر اظہار تعزیت کیا ہے۔ یہ تو ساری جماعت کا سانجھا دکھ ہے لیکن ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں اور اپنے غم وہم اس کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام (۔) کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قربانی کو ان گنت پھل لگائے احباب جماعت کو حوصلہ اور تسلی دلاتے رہیں اللہ تعالیٰ زخمیوں اور بیماروں کو جلد شفا عطا فرمائے اور صحت وتندرستی والی زندگی سے نوازے۔ اپنے فضل سے ابتلاؤں پر ہر احمدی کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین میری طرف سے سب کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچا دیں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفظ وایمان میں رکھے آمین

پھر حضور نے خاکسار کے خط کے جواب میں فرمایا لاہور کے اندوہناک سانحہ پر آپ کی طرف سے نیک جذبات کا پُر خلوص خط ملا۔ اللہ تعالیٰ جن کے لئے (۔) مقدر کی تھی وہ تو ابدی زندگی پا گئے مگر جن بدبختوں نے یہ ظالمانہ قدم اٹھایا ہے وہ خدا کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے خدا ان سے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لے گا۔ ....

اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو اپنی مغفرت کے سایہ میں رکھے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ زخمیوں کو جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جماعت کے ہر فرد کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے آمین۔

آخر میں خاکسار مکرم وسیم احمد صاحب ہیرے جیسے انمول کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہوئے ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی دعا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ یہ تو زندہ لوگ ہیں ان کی اس قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ رابعہ وسیم صاحبہ ان کے بچوں اور والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆

پرسوز قراءت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور گورنمنٹ انگریزی سے مراعات حاصل کرنے کے لئے امام مہدی کی پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

انگریزی رسالہ کی اشاعت پر انہیں چار مربعوں سے نوازا اور ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف اس کی مشینری فوری حرکت میں آ گئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط وکتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل وانصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہوگی''۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہو جائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا **مگر اس دن تو نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پُرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہوگیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہوگئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کر کے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ ''مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں''۔ اور یہ عرض کر کے وہ قادیان سے چل دیا۔ اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوا دی کہ مرزا صاحب کے خلاف پروپیگنڈا سر تا پا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 39, 37)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم خالد بلال احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے یاسر احمد کلاس ششم نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم ربوہ نے سالانہ سائنس مقابلہ 2010ء زیر اہتمام نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی میں پاکستان بھر کے طلباء میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور سرٹیفیکیٹ، میڈل شیلڈ اور 1000/ روپے نقد انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ احباب جماعت سے مزید کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

وزیر اعلیٰ پنجاب پروگرام کے تحت ہونے والے ضلعی لیول سپورٹس مقابلہ جات منعقدہ 2 جنوری 2011ء میں مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات نے بھی شرکت کی اور مندرجہ ذیل پوزیشنز کی حقدار قرار پائیں۔ عزیزہ آمنہ نعیم بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کلاس نہم نے 800 میٹر دوڑ میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ حافظہ حانیہ ارشاد بنت مکرم زاہد ارشاد صاحب کلاس دہم نے لانگ جمپ میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سکول اور طالبات کیلئے مبارک کرے، طالبات کو اپنی صلاحیتیں بہترین انداز سے استعمال کرنے کی توفیق دے اور یہ ادارہ ہمیشہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم بشیر احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم ادریس احمد وحید صاحب کو مورخہ 11/ اکتوبر 2009ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت راضیہ ادریس عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ کے بیڈمنٹن کھلاڑیوں کی نمایاں کامیابی

ضلع چنیوٹ کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ چنیوٹ ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن چیمپئن شپ کا انعقاد مورخہ 14 تا 21 جنوری 2011ء ٹی۔ایم۔اے ہال چنیوٹ میں ہوا۔ جس میں سینئر ڈبلز اور جونیئر ڈبلز کے ایونٹ منعقد ہوئے۔

مورخہ 21 جنوری 2011ء کو سینئر ڈبلز کا فائنل ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ بمقابلہ گلیکسی کلب چنیوٹ منعقد ہوا۔ تین سیٹ کے سنسنی خیز مقابلے کے بعد ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کے ہونہار کھلاڑیوں عزیزم اسامہ شمیم احمد اور شجاعت احمد نے یہ مقابلہ جیت لیا اور ڈسٹرکٹ چیمپئن شپ چنیوٹ کے حقدار قرار پائے۔

اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر ارشاد احمد ڈی۔سی۔او چنیوٹ اور مکرم شہزاد اکبر صاحب ڈی۔پی۔او چنیوٹ ہمہ وقت موجود رہے اور اس خوبصورت میچ سے لطف اندوز ہوئے۔

چنیوٹ اور ربوہ کے شائقین کی ایک بہت بڑی تعداد بھی اس موقعہ پر ہال میں موجود تھی اور انہوں نے ہر خوبصورت سٹروک پر کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی۔ آخر پر مکرم ڈی۔سی۔او صاحب چنیوٹ نے ربوہ کے جیتنے والے کھلاڑیوں کو دو عدد خوبصورت ٹرافیاں اور سولہ ہزار روپے نقد انعام دیا۔

قارئین کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کھلاڑیوں اور ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کیلئے مبارک ثابت فرمائے اور آئندہ بیش از بیش نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(شمیم پرویز نائب صدر بیڈمنٹن ایسوسی ایشن چنیوٹ)

ضرورت خادم بیت الذکر

مکرم مرزا محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹک تحریر کرتے ہیں۔

احمدیہ بیت الذکر اٹک شہر میں ایک خادم کی ضرورت ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے صحت منداحباب رابطہ کریں۔ 40 تا 55 سال کی عمر کے حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

فون نمبرز: 0572-610793

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرلز

1۔ "Trygve Halvdam Lie" نارویجن کے ترجمان کو اقوام متحدہ کے پہلے سیکرٹری جنرل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ 1896ء کو اوسلو میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ 1946ء میں انہیں سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا۔ وہ 1953ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔

2۔ Dag Hammarskjold سویڈن کے ترجمان اور اقوام متحدہ کے سینئر افسر Dag آٹھ سال سے زائد عرصے تک اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہے۔ وہ 29 جولائی 1905ء کو Jonkoping میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے سٹاک ہوم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 7/ اپریل 1953ء کو وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ ستمبر 1961ء میں وہ ایک فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔

3۔ Uthant، میانمار (سابقہ برما) کے ترجمان اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل 22 جنوری 1909ء کو برما میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے رنگون یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں انہوں نے اقوام متحدہ میں اپنے ملک کے مستقل نمائندے کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 61ء میں ہونے والے فضائی حادثے میں سیکرٹری جنرل Dag کی موت کے بعد اس عہدے کے لئے انہیں منتخب کیا گیا۔ 66ء میں وہ دوبارہ عہدے کے لئے منتخب ہوئے، تاہم دسمبر 1971ء میں انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ ان کا انتقال 1974ء میں ہوا۔

4۔ Kurt Waldheim، 1918ء میں ویانا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ڈپلومیٹک اکیڈمی اور ویانا یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 1945ء میں آسٹریلین کونسلر سروس سے منسلک ہوئے۔ 1971ء میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1976ء میں ان کی مدت میں توسیع کی گئی۔

5۔ Javier Perez، 1920ء میں پیرو میں پیدا ہوئے۔ وہ پیرو میں ڈپلومیٹ کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کے پانچویں سیکرٹری جنرل ہیں۔ وہ 1982ء سے 1991ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔

6۔ Boutros, Ghali، مصر میں پیدا ہوئے وہ 1992ء سے 1996ء تک سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہے۔ انہوں نے ساربون اور کولمبیا یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔

7۔ کوفی عنان، 1938ء میں گھانا میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم امریکہ میں حاصل کی۔ 1997ء میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے اور 2006ء میں اس عہدے سے سبکدوش ہوئے۔

8۔ بین کی مون (Banki Moon) اقوام متحدہ کے تاحال جنرل سیکرٹری ہیں جو 2007ء میں اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ ان کا تعلق جنوبی کوریا سے ہے۔ 62 سالہ بین بیوروکریٹ تھے اور جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ، تجارت وغیرہ جیسے عہدوں پر فائز رہے۔ وہ کچھ عرصہ کے لئے آسٹریلیا میں جنوبی کوریا کے سفیر بھی رہ چکے ہیں۔

ہومیو ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب

ہومیو ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب مورخہ 27 جنوری 2003ء کو بنگلہ دیش میں 81 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ 30 جنوری کو ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ اپنے علاقے کی باثر زمیندار شخصیت تھے اور یونین کونسل کوا کوابارسیال بنگال کے چیئرمین تھے۔ 1946ء میں بیعت کی۔ قیام بنگلہ دیش کے بعد مستقل ربوہ آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کو وقف جدید ہومیو ڈسپنسری ربوہ میں تعینات کر دیا جہاں آپ 20 سال تک روزانہ دو وقت مریض دیکھتے رہے۔ پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

گیسٹرو۔ایز سیرپ
امراض معدہ وگیس کے دباؤ سے
فوری آرام کیلئے ایک حیرت انگیز سیرپ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب

جماعت احمدیہ ناروے کا یوم دعوت الی اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کی ہدایت فرمائی تھی کہ سال میں کم ازکم ملک کی دس فیصد آبادی تک جماعت احمدیہ کا تعارفی لٹریچر پہنچایا جائے۔ اس ہدایت کے پیش نظر جماعت احمدیہ ناروے نے یہ منصوبہ بنایا کہ ناروے کا شمال جو دُنیا کا انتہائی کنارہ ہے سے اس کام کو شروع کیا جائے۔ چونکہ وہاں پر لوگ ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر رہتے ہیں اس لئے ہر گھر تک خود یہ لٹریچر پہنچانا مشکل امر تھا۔ اس وجہ سے پروگرام ترتیب دیا گیا کہ وہاں کی تین لاکھ آبادی تک ڈاک کے ذریعہ سے لٹریچر پہنچایا جائے۔ اس کے لئے محکمہ ڈاک کے تعاون سے معاملات کو طے کیا گیا لٹریچر کو خدام الاحمدیہ کے تعاون سے بیت الذکر میں مطلوبہ تعداد میں اور ڈاک خانہ کی ہدایات کے مطابق بنڈلز کی صورت میں باندھا گیا اور ایک گاڑی کے ذریعہ ڈاک خانہ تک پہنچایا گیا یہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار پمفلٹ 23 اور 24 نومبر 2010ء کو اتنے ہی گھروں میں تقسیم ہوا۔ جو ایک اندازے کے مطابق تین لاکھ افراد تک پہنچا۔

اس کے علاوہ جماعت احمدیہ ناروے نے احبابِ جماعت میں دعوت الی اللہ کے جذبے کو اُجاگر کرنے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لئے اس سال دو دفعہ یوم دعوت الی اللہ کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا۔ پہلا یوم دعوت الی اللہ 19 جون 2010ء کو منایا گیا۔ جس میں مختلف شہروں میں سٹال لگائے گئے اور ایک ورق پر مشتمل جماعت احمدیہ کا تعارفی لٹریچر تقریباً 15 ہزار لوگوں تک پہنچایا گیا۔

جبکہ دوسرا یوم دعوت الی اللہ 20 نومبر 2010ء کو منایا گیا۔ مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے کی زیر ہدایت شعبہ دعوت الی اللہ نے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ اور فیصل سہیل صاحب کی معاونت سے اس کے لئے جامع پروگرام بنایا۔

اس موقع پر 69 مختلف مقامات پر دعوت الی اللہ کے سٹال لگانے کیلئے لوکل گورنمنٹ کو درخواستیں بھجوائی گئیں۔ اور یہ منصوبہ بنایا گیا کہ ان مقامات پر دعوت الی اللہ کے سٹال لگائے جائیں اور اگر اجازت نہ ملے تو گھوم پھر کر جماعت احمدیہ کا تعارفی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔

ان مقامات کو مختلف لوکل جماعتوں میں تقسیم کر دیا گیا اور یہ ہدایت دی گئی کہ جماعت کے ہر ممبر کو دعوت الی اللہ کے کام میں شامل کیا جائے۔ 20 نومبر 2010ء کو ناروے میں ٹمپریچر نقطہ انجماد سے نیچے تھا اور شدید سردی کی لہر تھی۔ اس کے باوجود ممبران جماعت نے بڑھ چڑھ کر اس دعوت الی اللہ کے کام میں حصہ لیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے دُور دراز کے علاقوں میں نکلے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اس دن تقریباً 25 ہزار کی تعداد میں تعارفی لٹریچر نارویجیئن لوگوں تک پہنچایا گیا۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

خبریں

لاہور میں دھماکہ، 17 افراد، 85 زخمی

صوبائی دارالحکومت لاہور میں اردو بازار چوک میں حضرت امام حسین کے چہلم کے ماتمی جلوس کے اینٹری پوائنٹ پر چیکنگ کے دوران خودکش دھماکے میں 5 پولیس اہلکاروں سمیت 17 افراد جاں بحق اور 85 زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق خودکش حملہ آور کی عمر 13 سے 14 سال کے درمیان تھی۔ زخمیوں میں سے 15 افراد کی حالت تشویشناک ہے۔

کراچی خودکش حملہ 3 افراد جاں بحق

کراچی کے علاقے ملیر ہالٹ میں مصروف شاہراہ پر پولیس موبائل پر موٹر سائیکل سوار بمبار نے خودکش حملہ کیا جس میں دو پولیس اہلکار سمیت 3 افراد جاں بحق اور 10 شدید زخمی ہو گئے۔ حملہ آور کی عمر 20 سے 22 سال کے درمیان بتائی جا رہی ہے۔ ڈی آئی جی ایسٹ کے مطابق دھماکہ چہلم حضرت امام حسینؓ کا جلوس گزرنے کے تھوڑی دیر بعد ہوا۔

القاعدہ پاکستان میں 2001ء کے بعد پہلی مرتبہ دباؤ کا شکار ہے امریکی صدر

بارک اوباما کا کہنا ہے کہ القاعدہ پاکستان میں 2001ء کے بعد پہلی مرتبہ دباؤ کا شکار ہے۔ القاعدہ کے راہنما اور ارکان میدان جنگ میں پسپا ہو رہے ہیں اور ان کے محفوظ ٹھکانے محدود ہوتے جا رہے ہیں۔ امریکی صدر نے القاعدہ کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم ہار نہیں مانیں گے جبکہ دنیا بھر میں القاعدہ کے نیٹ ورک کو شکست دیں گے۔

پولٹری فارموں میں اینچ نائن وائرس کا انکشاف، لاکھوں مرغیاں ہلاک

ضلع شیخوپورہ میں برائلر مرغیوں میں ایچ نائن وائرس کے پھیلنے کا انکشاف ہوا ہے جس کے باعث مرید کے میں اب تک ایک لاکھ، شیخوپورہ میں 36 ہزار سے زائد مرغیاں ہلاک ہو چکی ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس وائرس سے مرغیوں کی سانس کی نالی بند ہو جاتی ہے جس سے فوری ہلاک ہو جاتی ہیں۔

ڈی جی ایف آئی اے کے خلاف تحقیقات کا حکم

سپریم کورٹ نے ڈی جی ایف آئی اے وسیم احمد کے خلاف این آئی سی سکینڈل کے ایک ملزم کو پناہ دینے کے حوالے سے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ ملوث ہوں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔جنوری	
طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:39

آزمائشی جوڑوں کا درد کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

FD-10

الفضل روم کولر گیزر اینڈ الیکٹرونکس
ہمارے ہاں اے سی گیزر، واٹر کولر، روم کولر، گیس اوون، واشنگ مشین نیز واٹر پمپ اور بورنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز ریپئرنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
طالب دعا: ناصر احمد
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-35114822,35118096

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289